جہلم میں عرس پیر سلیمان پارس کے تناظر میں ماہر القادری مرحوم کی یہ نظم پڑھیئے !

# آہ! یہ مناظر......

ہر طرف خیمے تنے ہیں دور تک بازار ہے
یہ نمائش ہے، کوئی میلہ ہے یا تہوار ہے

ہے یہ تقریبِ عید ، عرس ہے اک پیر کا
کام کرتی ہے یہاں کی خاک بھی اکسیر کا

اک طوائف گا رہی ہے ، سامنے درگاہ ہے
کیا مزے ہیں حضرت قبلہ سہاگن شاہ کے

عورتوں کی بھیڑ میں نظارہ ٹھوکر کھائے ہے
اس ہجوم رنگ وبو میں کب خدا یاد آئے ہے ؟

مقبروں کی جالیوں پر عرضیاں لٹکی ہوئی
یہ وہ منزل ہے جہاں ہیں نیکیاں بھٹکی ہوئی

ان میں لکھا ہے ہماری جھولیاں بھر دیجئے
دردِ دل سن لیجئے ، مشکل کشائی کیجئے

آپ کو اللہ نے سب کچھ دیا ہے اختیار
میرا گل بھی ہے بہت مدت سے بے فصلِ بہار

یہ ملیدے یہ بتاشے یہ مٹھائی کے طباق
یہ عقیدے کا تموج ، یہ وفورِ اشتیاق

چادریں چڑھتی ہوئی ڈھولک بھی ہے بجتی ہوئی
یہ موحد ہیں جو پوجا کر رہے ہیں پیر کی

کوئی سجدے میں جھکا ہے کوئی مصروفِ طواف
تھام رکھا ہے کسی نے دونوں ہاتھوں سے غلاف

رو رہا ہے کوئی چوکھٹ ہی پہ سر رکھے ہوئے
ہیں کسی کے ہاتھ بہرِ التجا اٹھے ہوئے

ہن برستا ہے یہاں ، چاندی اگاتی ہے زمیں
آخرت کی یاد اس جا ، پاؤں رکھ سکتی نہیں

زائروں کے خود مجاور ہی جھکا دیتے ہیں سر
مور کے پنکھوں کے سائے میں کلاوے باندھ کر

ہے یہ تعلیمِ نبیؐ ، فرمانِ قرآن کریم
ہے ہر اک بدعت ضلالت شرک ہے ظلم عظیم

بدعتوں ہی بدعتوں کی ہر طرف شیشہ گری
اس طرح تردید فرمانِ رسول اللہ ﷺ کی

مدعی توحید کے اور شرک سے یہ ساز باز
اک طرف قبروں پہ سجدہ دوسری طرف جانب نماز

التجا ، فریاد ، استمداد غیر اللہ سے
یہ نہیں شرک تو پھر شرک کس کا نام ہے ؟

تابہ کے یہ کھیل دنیا کو دکھایا جائے گا
مضحکہ توحید کا کب تک اڑایا جائے گا ؟